فنڈز حاصل کرنے اور سرکاری ملازمین اور پولیس کو سیاسی اور ذاتی مقاصد کے لیے استعمال کرنے کا وہ سلسلہ شروع ہوا کہ جس نے دفتری اور کاروباری زندگی میں خیانت کی آکاس بیل کو ہر طرف پھیلا دیا۔ ۱۱۔ اچھا ہوتا کہ کتاب کے آخر میں ضمیمہ اسماء اعلام بھی ہوتا۔ ۱۲۔ میرا آخری مشورہ یہ ہے کہ کتاب کے آخر میں ڈاکٹر حفیظ الرحمٰن صدیقی نے مورخانہ منصب سے ذرا ہٹ کر جو "جمہوریت" کے متعلق جو باب لکھا ہے وہ اس کتاب میں ایک اضافہ بے جا بھی ہے اور میں اس باب کو کمزور بھی کہوں گا۔

اِن گذارشات کے سامنے میں سفارش کرتا ہوں کہ یہ ایسی کتاب ہے کہ اسے مناسب تعلیمی مدارج میں نظریۂ پاکستان اور تاریخِ پاکستان کے نصاب میں شامل کیا جانا چاہیے۔ اِسے تعلیم گاہوں کی لائبریریوں میں موجود ہونا چاہیے، نیز وہ عوامی ادارے جو اسلامی نظام کی اقامت کے لیے کوشاں ہیں انہیں اپنے حلقوں میں اسے پھیلانا چاہیے، نیز دینی دارالمطالعوں میں بھی اس کو فراہم کیا جانا چاہیے۔

رُوداد پاکستان
از: پروفیسر محمود بریلوی
پتہ: ۲۲۳/۳۲ اے ایریا ملیر کالونی۔ کراچی ۳۷
قیمت: ۳۵/- روپے

تاریخِ پاکستان کے متعلق یہ بھی ایک اہم کتاب ہے جسے تعلیم و تصنیف کے دائرے میں کام کرنے والے ہمارے ایک معروف دانشور نے محنت سے مرتب کیا ہے۔ اس میں پاکستان بننے سے قبل کا (آغاز ۱۸۰۱ء سے) ضروری تاریخی پس منظر بھی شامل ہے اور پاکستان کی اپنی تاریخ بھی — لفظ "پاکستان" سے لے کر نومبر ۱۹۷۹ء تک کے احوال پر حاوی — کتاب کا مرکزی حصہ پانچواں باب ہے جس میں پاکستان کی پُر آشوب ۲۵ سالہ تاریخ (اگست ۱۹۴۷ء تا دسمبر ۱۹۷۱ء) بیان ہوئی ہے۔ چھٹا باب بھٹو صاحب کے دورِ حکومت کا آئینہ دار ہے۔ آخری باب ۵ جولائی ۱۹۷۷ء سے شروع ہو کر نومبر ۱۹۷۹ء تک جاتا ہے۔

چار پانچ سو صفحے کے کام کو دو سو صفحوں سے کم میں کر دکھانا بڑی حیرت ناک کوشش ہے۔ جامعیت اور اختصار کی وجہ سے کتاب اس قابل ہے کہ اساتذہ، طلبا اور عام مطالعہ کنندگان اسے حاصل کریں اور پڑھیں۔